

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقش آغاز

سماعة الشيخ عبد الله الزاهد

والس چانسلمدینہ یونیورسٹی کی آمد

۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء اتوار کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں کا دن تھا۔ کہ اس دن مرکز اسلام مدینہ طیبہ کے ممتاز تعلیمی ادارہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے سربراہ اور برگزیدہ شخصیت شیخ عبد اللہ بن عبد اللہ الزاهد حفظہ اللہ نے دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدم سے نوازا۔ کئی دن سے شیخ الجامعہ کی آمد کا غلغلہ تھا اور تمام اساتذہ و طلبہ چشم براہ تھے، شیخ الجامعہ کی آمد سے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہ نے ایک خصوصی اجتماع میں طلبہ کو مدینہ طیبہ کے ضیف مکرم کی آمد کا مشردہ سنایا تھا۔ اور یہ کہ علم و عمل ہر لحاظ سے قابل احترام مہمان کے لئے دیدہ و دل فرس راہ کئے جائیں۔ معزز مہمان کی آمد کا وقت ایک بجے دوپہر طے تھا۔ مگر زبہ نصیب کہ شیخ موصوف پر و گرام سے دوڑھائی گھنٹے قبل دارالعلوم اچانک پہنچ گئے۔ ابھی استقبال کی تیاری جاری تھی اور طلبہ اسباق میں مصروف تھے۔ تاہم مہمانوں کی آمد پر طلبہ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی قیادت میں پرجوش خیر مقدم کیا۔ کچھ دیر دفتر استہام میں آرام فرما کر استراحت کے لئے احقر کے غریب خانہ تشریف لے گئے۔ گھنٹہ ڈیڑھ آرام فرمایا اور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی معیت میں جامع مسجد دارالعلوم تشریف لائے مسجد شائقین دید سے بھری ہوئی تھی۔ شیخ مکرم کے اقتداء میں نماز ظہر ادا ہوئی، نماز ظہر کے بعد معزز مہمان نے جلسہ گاہ ترمیمی میں جانے سے قبل دارالعلوم کا معائنہ کرنا تھا۔ مسجد سے سیدھے دارالعلوم کے ابتدائی شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول جانا ہوا۔ اسی دوران طلبہ دارالعلوم اساتذہ اور علماء دورویہ قطاروں میں کھڑے ترمیمی نروں سے مہمان مدینہ کا گرجہ خوشی سے خیر مقدم کرتے رہے۔ سیدہ سیدہ مرحبا مرحبا۔ عاشق الجامعۃ الاسلامیہ والجامعۃ الحقانیہ، عاشق الملكة العربیة السعودیة، عاشق الصالات العلم والدين بیننا و بینکم۔ کے نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج رہے تھے۔

شعبہ تعلیم القرآن میں تقریبات سوزیر تعلیم بچوں نے اساتذہ و ہیڈ ماسٹر کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں گارڈ آف آنر پیش کیا، عربی اردو ترانے پڑھے اور عربی سپاسنامہ کے بعد عربی میں طلبہ نے مکالمات سنائے شیخ موصوف معصوم بچوں کے نظم و ضبط اور دینی معلومات سے بے حد متاثر دکھائی دے رہے تھے۔

والہی میں آپ نے خستوع و خضوع کے ساتھ دعا فرمائی اور شکر یہ ادا کیا یہاں سے آپ استقبالیہ قطاروں کے گھرے میں کتب خانہ دارالعلوم دیکھنے گئے اور کتب خانہ کا کچھ دیر معائنہ کیا یہاں سے دفتر الحق میں فروکش ہوئے۔ جہاں احقر نے الحق اور مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا تعارف کرایا، الحق کے کچھ مجلدات اور مطبوعات مؤتمر کے مکمل سیٹ شیخ موصوف اور ان کے رفقاء کو پیش کئے گئے۔ نماز ظہر سے قبل آپ نے دارالعلوم کے دارالحفظ والتجوید کی جدید پر شکوہ عمارت اور زیر تعمیر ہاسٹل کا بھی معائنہ کیا اور بار بار - واللہ انھا جہود عظیمہ - جیسے کلمات سے خوشنودی ظاہر فرمائی۔

دارالتدریس کی درسگاہوں کو سرسری دیکھنے کے بعد استقبالیہ تقریب میں جلوہ افروز ہوئے دارالحدیث سے باہر دارالعلوم کے صحن میں پنڈال بنایا گیا تھا اور شیخ پر چند حضرات کی نشست کا انتظام تھا۔ شیخ نے شیخ پر قدم رکھا تو ایک بار پھر دارالعلوم کے درو دیوار اللہ اکبر اور استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھے، دارالعلوم کا صحن طلبہ علماء کے مجمع سے بھرا ہوا تھا، تقریب کا آغاز دارالعلوم کے ایک جید قاری کے تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد احقر نے دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ اور شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے عربی میں مبسوط سپاسنامہ پیش کیا، جس میں جامعہ اسلامیہ اور مملکت عربیہ سعودیہ کے اسلام اور علوم اسلام کے لئے لازوال مساعی جمیلہ پر شکر یہ ادا کیا تھا۔ اس کے بعد برصغیر میں انگریزی سامراج کی آمد دینی علوم کی نشر و اشاعت کا نظام درہم برہم ہو جانے اور اہل انبلاص علماء کے مدارس طلبہ کا انتظام کرنے کا ذکر تھا۔ نیز یہ کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے تعلیمی مرکز دارالعلوم دیوبند کا سلسلہ سند و تلمذ کن اساتذہ و رجال سے چلا ہے۔ اس صحن میں شاہ ولی اللہؒ اور ان کے تلامذہ و اخلاف سے لیکر حضرت نانوتویؒ اور اس کے بعد مشاہیر علم و فضل کی قومی دینی و علمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

سپاسنامہ میں علم حدیث کی ترویج و اشاعت کے لئے ان حضرات اور ان کے مدارس کے جہود مبارکہ کا بھی ذکر تھا کہ اس سے قبل ہندوستان کی تعلیمی و تدریسی پروانہ صرف فقہی کتابوں تک تھی، ان اکابر ہی سے حقیقت میں برصغیر کا گوشہ گوشہ حدیث رسول کی اشاعت اور سنت نبوی کے فروغ سے منور ہوا۔ اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس سے لیکر اب تک اس کی ہمہ گیر سرگرمیوں، خدمات، شعبوں کے تعارف تلامذہ اور فضلاء کے فروغ دین کے لئے مساعی کا تفصیلی ذکر تھا۔ اور یہ کہ دارالعلوم حقانیہ کو آپ کے مادی تعاون کی نہیں بلکہ علمی و تعلیمی میدانوں میں مشترک مسندات کے معادلات اور اسکی علمی حیثیت کے اعتراف کی توقع ہے۔

سپاسنامہ کے جرات منکشیخ عبداللہ الزائد نے نہایت پُر درد عالمانہ خطاب فرمایا جس میں دارالعلوم کی تائید حسین اہل علم کے باہمی اتحاد و دعوت و تبلیغ اور جہاد افغانستان کے لئے استعداد جیسے اہم مسائل پر روشنی پڑتی تھی۔ شیخ مکرم کے اس گھنٹہ بھر خطاب کا متن اور ترجمہ شریک الحق ہو گا۔ تقریر کے اختتام میں معزز بہان دارالعلوم

حقانیہ کی علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ امداد کا اعلان فرمایا اور عربی اساتذہ کی بھی پیشکش فرمائی۔ شیخ مکرم کے وقیع خطاب کے بعد ان کے رفیق سفر جو (دارالعلوم کی نمائندگی بھی فرما رہے تھے) جناب ڈاکٹر استاد عبدالرزاق سکندر جامعۃ العلوم نیوٹاؤن نے تقریر اردو میں ترجمانی کی۔ اختتام میں احقر نے شیخ موصوف کا اس گرانقدر امداد پر شکریہ ادا کیا، تقریب کے بعد طلبہ کے لئے ایک ہاسٹل کا سنگ بنیاد رکھوانے کا پروگرام تھا۔ دارالحدیث کے دائیں جانب **باب** پر ایک دارالاقامہ شاہ اسماعیل شہید کے نام پر منسوب مکمل ہو چکا ہے۔ بائیں جانب سید احمد شہید قدس کے نام پر دارالاقامہ کی تعمیر زیرِ تجویز ہے۔ کچھ عرصہ قبل عالم اسلام کی ممتاز شخصیت مولانا سید ابوالحسن علی مدظلہ نے اس عمارت کی پہلی اینٹ اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی مگر تعمیر کا کام تا حال شروع نہیں ہو سکا۔ آج معزز مہمان شیخ الزائد نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اسی اینٹ کے ساتھ دوسری اینٹ رکھی اور اس طرح وعجم کے اس قرآن السعدین کی شکل میں یہ مبارک بنیاد رکھی گئی۔ شیخ الزائد نے جس امداد کا اعلان فرمایا وہ اسی عمارت کی مد میں خرچ کی جائے گی۔ تقریب تاسیس کے بعد معزز مہمان جامع مسجد دارالعلوم گئے اور نماز کی امامت فرمائی۔

عصر کے بعد معزز مہمان کو طلبہ نے بادیدہ پُرنم الوداع کہا۔ اور آپ پشاور تشریف لے گئے۔ شیخ کے ساتھ اس دورہ میں ان کے معزز رفقاء القاری المقرئ عبدالقوی استاد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب فیصل آباد محترم و مکرم جناب میاں فضل حق صاحب امیر جماعت اہلحدیہ پاکستان اور ہمارے محترم فاضل دوست مولانا عبدالرزاق سکندر کراچی بھی شریک تھے۔ الحمد للہ کہ وسائل کمی ہر طرح بے ربطی و سادگی کے باوجود معزز مہمان نے خوشگوار اثرات لئے جس کا بعد میں اطلاعات۔ پتہ چلا کہ وہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے محترم شیخ الحدیث سے سب سے بڑھ کر اس دورہ میں متاثر ہوئے۔ مدظلہ سے تو ان کی وابستگی اور مناسبت کا یہ حال ہوا کہ یہاں دورانِ قیام وہ بار بار حضرت کو والدی الکرم پکارتے رہے اور بار بار پیشانی کو چومنے کی سعی کرتے رہے۔ ہماری دعا ہے کہ برگزیدہ مہمان کا یہ دورہ دینی اداروں کے مابین گہرے علمی اور ثقافتی روابط کا ذریعہ بنے اور مرکز اسلام سے دارالعلوم حقانیہ کو قوی قومی نسبتوں کا حامل ثابت ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل

کعب الحق